سوال

(155) نمازجنازہ میں تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا نمازجنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے ساتھ ہی ہاتھ اٹھائے یا ہر تکبیر کے ساتھ اٹھانے چاہئیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازجنازہ میں تکبیرات کے ساتھ ہاتھ نہ اٹھانے کے متعلق کوئی صحیح مرفوع روایت موجود نہیں جولوگ صرف پہلی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانے کے قائل ہیں وہ درج ذیل دلیلیں پیش کرتے ہیں۔

(1) ترمذی شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے میں تکبیر کہی اور پہلی تکبیر پر ہاتھ اٹھائے۔ (کتاب الجنائز باب رفع الیدین علی الجنائز 1077)

(2) دوسری دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ دارقطنی میں ہے بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے میں پہلی تکبیر پر ہاتھ اٹھاتے تھے اور پھر ایسا نہیں کرتے تھے۔ (دارقطنی 2/75)

حالانکہ یہ دونوں روایتیں اسنادی لحاظ سے کمزور ہیں ان کی اسانید میں ابوفروہ یزید بن سنان، یحییٰ بن یعلی ضعیف اور کمزور راوی ہیں اور الفضل بن السکن مجہول ہے تفصیل کے لئے نصب الرایہ، للزیلعی اور بیان الوہم والایہام لابن القطان ملاحظہ کریں۔ بعض موقوف صحیح روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازجنازہ میں تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا چاہیے السنن الکبریٰ للبیہقی میں اسانید صحیحہ سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے مروی ہے کہ وہ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے تابعین میں سے سعید بن المسیب، عروہ بن الزبیر کا بھی یہی عمل مروی ہے۔ قیس بن ابی حازم، عطاء بن ابی رباح، عمر بن عبدالعزیز، حسن بصری اور محمد بن سیرین رحمہم اللہ اجمعین اس بات کے قائل تھے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ صحابہ کرام، امام شافعی، امام احمد اور امام اسحاق کا بھی یہی فتویٰ ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

محدث فتویٰ